قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 18 دسمبر 2019ء | 20 ربیع الثانی 1441 ہجری قمری | جلد: 1 | شمارہ: 5

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾

(الانفال:2)

ترجمہ: وہ تجھ سے اموالِ غنیمت سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اموالِ غنیمت اللہ اور رسولؐ کے ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

فرمانِ رسول ﷺ

یثرب اور مدینہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ملا جو دوسری بستیوں کو کھاجائے گی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں۔یہی بستی مدینہ ہے جو برے لوگوں کو نکال دے گی جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال دیتی ہے۔

(بخاری کتاب الحج باب فضل المدینۃ حدیث1738)

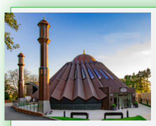

فرمان خلیفہ وقت

ایک احمدی کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”مسجد آباد کرنے والوں کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کریں اللہ تعالیٰ کے بندو کے حقوق بھی ادا کریں اور یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے دلوں میں بڑھے، اس کی رضا کے حصول کے لئے ہم بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب کچھ کرنے والے ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں یاہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کیے جائیں گے۔ پس ہمیں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے اور اس کے مطابق کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے یہ عرض کرنی چاہئے، نئے آنے والوں کو بھی اور پرانے احمدیوں کو بھی، بلکہ پرانے احمدیوں کی زیادہ ذمہ داری ہے اور خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوؤں کی کہ وہ اس بات کا زیادہ خیال رکھیں کہ نئے آنے والوں کے لیے انہوں نے اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہیں کہ ہماری مسجد کی تعمیر کے بعد اس سوچ کے ساتھ اور اپنی عملی حالتوں کو اس فرمان کے مطابق کرتے ہوئے مسجد آباد کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔مسجد آباد کرنے والوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے اس ارشاد پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے عمل نہ کرکے کہیں ہم اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں، ہم کرتے ہوئے ہمیں بھٹکنے سے بچائے رکھنا اور ہمیں سیدھے راستے پر چلائے رکھنا ہماری نیتوں کو ہمیشہ صاف اور نیک رکھنا ہم تیرا حق ادا کرنے والے بھی ہوں اور اس علاقے میں تیرے دین کا پیغام پہنچانے والے بھی ہوں۔“

(الفضل انٹر نیشنل یکم نومبر 2019ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

خدا ایک پیارا خزانہ ہے

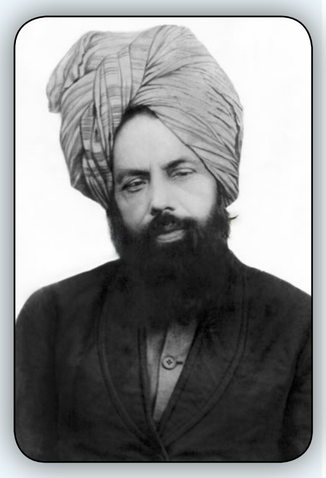

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خداتمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتاکہ تم دنیاکے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارامددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیرقوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گرگئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیرکھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حداعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیرقومیوں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی رِیس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی اُنہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرومت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔“

(کشتی نوحؑ، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22-23)

دربار خلافت

لغویات سے اجتناب اور معاشرے کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ہر اس چیز سے بچنا ہو گا جو دین میں برائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے۔ اس برائی کے علاوہ بھی بہت سی برائیاں ہیں جو شادی بیاہ کے موقعہ پر کی جاتی ہیں اور جن کی دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں یہ برائیاں جو ہیں اپنی جڑیں گہری کرتی چلی جاتی ہیں اور اس طرح دین میں اور نظام میں ایک بگاڑ پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، اب پھر کہہ رہا ہوں کہ دوسروں کی مثالیں دے کر بچنے کی کوشش نہ کریں، خود بچیں۔ اور اب اگر دوسرے احمدی کو یہ کرتا دیکھیں تو اس کی بھی اطلاع دیں کہ اس نے یہ کیا تھا۔ اطلاع تو دی جا سکتی ہے لیکن یہ بہانہ نہیں کیا جا سکتا کہ فلاں نے کیا تھا اس لئے ہم نے بھی کرنا ہے تاکہ اصلاح کی کوشش ہو سکے، معاشرے کی اصلاح کی جا سکے۔ ناچ ڈانس اور بےہودہ قسم کے گانے جو ہیں ان کے متعلق میں نے پہلے بھی واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر اس طرح کی حرکتیں ہوں گی تو بہرحال پکڑ ہو گی۔ لیکن بعض بُرائیاں ایسی ہیں جو گو کہ برائیاں ہیں لیکن ان میں یہ شرک یا یہ چیزیں تو نہیں پائی جاتیں لیکن لغویات ضرور ہیں اور پھر یہ رسم و رواج جو ہیں یہ بوجھ بنتے چلے جاتے ہیں۔ جو کرنے والے ہیں وہ خود بھی مشکلات میں گرفتار ہو رہے ہوتے ہیں اور بعض جو ان کے قریبی ہیں، دیکھنے والے ہیں، ان کو بھی مشکل میں ڈال رہے ہوتے ہیں ان میں جہیز ہیں، شادی کے اخراجات ہیں، ولیمے کے اخراجات ہیں، طریقے ہیں اور بعض دوسری رسوم ہیں جو بالکل ہی لغویات اور بوجھ ہیں۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہئے کہ ہم ایسے دین کو ماننے والے ہیں جو معاشرے کے، قبیلوں کے، خاندان کے رسم و رواج سے جان چھڑانے والا ہے۔ ایسے رسم و رواج جنہوں نے زندگی اجیرن کی ہوئی تھی۔ نہ کہ ہم دوسرے مذاہب والوں کو دیکھتے ہوئے ان لغویات کو اختیار کرنا شروع کر دیں...(فرمایا) تم ایسے دین اور ایسے نبی کو ماننے والے ہو جو تمہارے بوجھ ہلکے کرنے والا ہے ۔ جن بے ہودہ رسم و رواج اور لغو حرکات نے تمہاری گردنوں میں طوق ڈالے ہوئے ہیں، پکڑا ہوا ہے، ان سے تمہیں آزاد کرانے والا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ تم اُس دین کی پیروی کرو جس کو اب تم نے مان لیا ہے اور اُن طور طریقوں اور رسوم و رواج اور غلط قسم کے بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد کرو ،ان میں دوبارہ گرفتار ہو رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ تم تو خوش قسمت ہو کہ اس تعلیم کی و جہ سے ان بوجھوں سے آزاد ہو گئے ہو اور اب فلاح پا سکو گے، کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی، نیکیوں کی توفیق ملے گی۔پس ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو ان رسموں اور لغویات کو چھوڑنے کی و جہ سے ہمیں کامیابیوں کی خوشخبری دے رہا ہے۔ اور ہم دوبارہ دنیا کی دیکھا دیکھی ان میں پڑنے والے ہو رہے ہیں... اپنے آپ کو معاشرے کے رسم و رواج کے بوجھ تلے نہ لائیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کو آزاد کروانے آئے تھے اور آپ کو ان چیزوں سے آزاد کیا اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر آپ اس عہد کو مزید پختہ کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ چھٹی شرط بیعت میں ہے حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائے گا۔یعنی کوشش ہو گی کہ رسموں سے بھی باز رہوں گا اور ہوا و ہوس سے بھی باز رہوں گا۔ تو قناعت اور شکر پر زور دیا۔ یہ شرط ہر احمدی کے لئے ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب ہو۔ اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے اس کو ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے مدنظر رکھنا چاہئے...اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج، بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حکم و عَدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف تو جہ دلاتا ہے۔تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''(آمین)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005ء)

عشق محمدؐ نہیں ہے جانے کا

شعور دے کے محمدؐ کے آستانے کا
مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا

مرے سفینۂ ہستی کے ناخدا ہیں حضورؐ
مجھے نہیں کوئی اندیشہ ڈوب جانے کا

ہمیشہ برق گری ہے مگر بفیض رسولؐ
چراغ جلتا رہا میرے آشیانے کا

یہ میرا دل جسے دنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے یثرب کے بادہ خانے کا

حضورؐ آپ کے ہی اک تبسم لب سے
سلیقہ سیکھا ہے پھولوں نے مسکرانے کا

حضورؐ آپ پہ روشن مری حقیقت ہے
میں ایک سادہ سا کردار ہوں فسانے کا

عبور کیسے کروں زندگی کی راہوں کو
کہ میرے سر پہ بڑا بوجھ ہے زمانے کا

زہے نصیب کہ میرا لہو بھی کام آئے
مجھے جنوں ہے چراغ حرم جلانے کا

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑ لے ثاقبؔ
دلوں سے عشق محمدؐ نہیں ہے جانے کا

ثاقبؔ زیروی

عاطفہ احمد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی
واقفہ نو کی شادی اور آئندہ زندگی کے بارے میں پُر معارف اور قیمتی نصائح

رشتہ تلاش کرنے کے متعلق نصیحت

فرمایا:”جب بھی رشتہ ہو تو جس طرح مرد کو حکم ہے کہ ایک ایسی لڑکی تلاش کرو جو دیندار ہو۔ اِسی طرح لڑکیوں کو بھی دینداری دیکھنی چاہئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے فرمایاہے کہ نہ دنیا دیکھو، نہ دولت دیکھو، نہ خاندان دیکھو، نہ خوبصورتی دیکھو۔ بلکہ دینداری دیکھو۔ اور اگر خاوند وقفِ نو ہواور دیندار بھی ہو توآپ کو دین کی خدمت کرنے سے نہیں روکے گا۔“

(کلاس واقفاتِ نو کینیڈا، 20 مئی 2013ء ”مریم“ اکتوبر تا دسمبر 2013ء)

شادی کے لئے استخارہ

ایک سوال پر کہ شادی کیلئے استخارہ کس کو کرنا چاہئے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

” لڑکی کو خود کرنا چاہئے۔ حضرت اماں جانؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جب لڑکیاں چھ سات سال کی ہو جائیں تو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی شروع کردیں۔ تو ہر لڑکی کو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ جب بھی ایسا وقت آئے جب ان کا رشتہ آئے تو جو بہترہووہ ہو۔ یہ نہیں کہ فلاں کے پاس پیسے ہیں، فلاں کے پاس عہدہ ہے، فلاں کے پاس ملازمت ہے، فلاں خاندان اچھا ہے تو میں نے رشتہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، غیب کا علم اس کو ہے وہ جس کے لئے جو بہتر سمجھتاہے اس کے مطابق کرو۔ باقی چھوٹی چھوٹی باتیں تو رشتوں کے بعد بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کوIgnoreبھی کرنا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ غیرمتعلقہ لوگ جو ہیں جن کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا ان سے بھی استخارہ کروا لیناچاہئے۔ ان کو بھی بعض دفعہ کوئی خواب آجاتی ہے یا کوئی نہ کوئی پیغام مل جاتا ہے۔“

(کلاس واقفاتِ نو جرمنی 27، مئی 2012ء)

واقفاتِ نو کو نکاح کے موقع پر نصائح

فرمایا:”اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ زندگی کی فوج میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ان کی بھی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اپنی ذاتی خواہشات کو پسِ پشت ڈال کر، پیچھے رکھ کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کے لئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا۔“

(خطبہ نکاح 12،نومبر2014ء)

* فرمایا:”ایک واقفِ زندگی، واقفِ نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے اس کے گھریلومعاملات ہوں یا بیرونی معاشرتی تعلقات، ان سب میں اس کو ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر اگر آپ گھریلو معاملات میں، میاں بیوی کے تعلقات میں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھیں گے تو زندگی بہت خوبصورتی سے گزرے گی، بڑی آسانی سے گزرے گی، بڑے امن میں گزرے گی۔ اور پھر آئندہ نسلیں بھی اپنے والدین کے ان نمونے پر چلتے ہوئے اس زندگی کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دیں گی جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔“

(خطبہ نکاح9،اگست 2014ء)

* حضور انور نے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

” دونوں واقفِ نو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ یہ وقف نبھائیں۔ صرف یہ نہ ہو کہ وقف کا ٹائٹل لگ گیا تو اسی پر خوش ہو جائیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے آپ کومکمل طور پر خدمتِ دین کے لئے پیش بھی کریں۔اللہ تعالیٰ توفیق دے۔“

(خطبہ نکاح4، اکتوبر 2014ء)

* فرمایا:”زیادہ سے زیادہ قناعت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قناعت ایک ایسی چیز ہے جو کہ گھروں میں پیدا ہو جائے تو بہت سارے مسائل گھروں کے سلجھ جاتے ہیں۔ عورتوں کی طرف سے بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے خاوند کی جتنی آمد ہے، اس کے مطابق اپنے پاؤں پھیلائیں، چادر کو ہمیشہ دیکھیں۔ نہ کہ غیر ضروریDemandsہوں۔“

(خطبہ نکاح 10،اگست 2015ء)

واقف زندگی سے بیاہی جانے والی واقفہ نو کو نصائح

فرمایا:”پس یہ سوچ واقفین زندگی سے، مربیان سے شادی اور نکاح کرنے والوں کی ہونی چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بیٹی کی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔ محدود وسائل میں اور مختلف جگہوں پر رہتے ہوئے، جہاں بھی مربی یا واقف زندگی تعینات ہوتا ہے اس کو اس کے ساتھ ان سختیوں سے بھی گزرناپڑے گا۔“

(خطبہ نکاح 16، جون 2014ء)

* فرمایا:”جس لڑکی نے مربی سلسلہ سے شادی کرنے کی حامی بھری ہو اس کی بھی یہ ذمہ داری ہے اور خاص طور پر واقفہ نو ہے توپھر اور بھی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ جہاں بھی میدانِ عمل میں مربی کو بھیجا جائے جو کام بھی اس کے سپرد کئے جائیں، جیسے حالات میں بھی رکھا جائے اس نے رہنا ہے اور کسی قسم کااعتراض تو ایک جگہ رہا، ماتھے پر بل بھی نہیں آنا چاہئے۔“

(خطبہ نکاح10، مئی 2014ء)

حقیقی واقفات نو

فرمایا:”آپ میں سے بڑی تو بعض شادی شدہ ہیں بچوں والی بھی ہیں۔ ایسا نمونہ دکھائیں کہ نہ صرف اِس زمانہ کے لوگ ہی بلکہ آئندہ آنے والے بھی آپ کیلئے دعائیں مانگیں... آپ کی تمام زندگی ، آپ کے الفاظ، آپ کے طوروطوار اِس چیز کا مظہر ہونی چاہئیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کوہر چیز پر ترجیح دی اور آپ کو کسی انعام کی طلب نہیں ،خدمات دینیہ کا ولولہ محض خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ پھر آپ حقیقی واقفات نو بن جائیں گی۔ صرف نام کی نہیں بلکہ حقیقت میں، اور آپ نے اپنا عہد پورا کر دیا ہوگا۔“

(واقفاتِ نو اجتماع پر حضور انور کا خطاب یکم مئی 2011ء)

* آپ کی ازدواجی زندگی میں سچائی کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ یقیناً شادی کے بعد اپنے خاوند اور سسرال کے ساتھ تعلق میں سچائی میں معمولی کی بھی نہیں آنی چاہئے۔

(خطاب حضورانور برموقع اجتماع واقفات نو 5، مئی 2012ء
"مریم" اپریل تا جون 2013ء)

شادی کے بعد کے لئے نصائح

فرمایا: "اگر رشتہ ہو گیا ہے تو پھر چھوٹی چھوٹی باتیں برداشت کریں۔ مسائل برداشت کریں، مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی بڑا معاملہ ہے، کوئی شرعی مسئلہ ہے ، غیر اخلاقی حرکات ہیں تو پھر علیحدگی ہوتی ہے تو ٹھیک ہے واقف زندگی کو خوراک کی تنگیاں بھی برداشت کرنی پڑ تی ہیں۔ بیوی کو بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تم واقف زندگی سے بیاہی جاؤ اور پھر یہ تنگیاں اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں تو شور نہیں ڈالنا۔ خدا تعالیٰ نے کبھی تنگی میں نہیں رکھا۔ کوئی چیز ختم ہو تو اس کا خود انتظام ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انتظام کرتا ہے۔"

(کلاس واقفاتِ نو۔ ہیمبرگ، جرمنی اکتوبر 2011ء
"مریم" اپریل تا جون 2012ء)

* ایک بچی کے سوال پر کہ واقفاتِ نو شادی کے بعد اپنی زندگی کیسے گزاریں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلے تو یہ ہے کہ اپنے اماں ابا کو کہو اور خود بھی کوشش کرو کہ ایسے لڑکے سے شادی کرو جو نیک ہو، دیندار ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو تاکہ وقفِ نو کے کام کو پورا کرنے میں روک نہ ڈالے۔ دوسرا یہ کہ جب شادی ہو جاتی ہے تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایڈجسٹ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ کوئی کامل نہیں ہوتا۔ ہر ایک میں چھوٹی چھوٹی کمیاں، برائیاں، خامیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی خاوند کوئی بیوی دوسرے کی برائی دیکھے تو اپنی آنکھ بند کر لے۔ بولنے کی جہاں ضرورت پڑے اور تبصرہ کرنا ہو تو زبان بند کر لو۔ اگر تمہارے پاس آکر ایک دوسرے کی بُرائی سنانا چاہے تو کان بند کر لو۔ اگر اچھی چیز دیکھو تو منہ سے تعریف کرو۔ اچھی بات ضرور سنو، دیکھو۔ بس یہ تین برائیوں سے منہ پھیر لو اور تین اچھائیاں کر لو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

(کلاس واقفاتِ نو کینیڈا 14، اکتوبر 2016ء)

*** اگر ایک واقفہ نو اپنی پڑھائی مکمل نہیں کر پاتی اور شادی ہو جاتی ہے اور بچوں کی پیدائش کے بعد گھر کے کاموں میں لگ جاتی ہے تو وہ کس طرح خدمت کرے گی، اپنا وقف نبھائے گی؟**

اس سوال پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ نمازیں پڑھے۔ دعائیں کرے اور اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرے تو اس کے وقف کا یہی معیار ہوگا نیک بچے بنا دو، دین کے خادم بچے بنا دو، تربیت کر کے ایسے بچے بنا دو جو دین سے جُڑے رہنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں، قرآن کریم پڑھنے والے ہوں، دین کا علم جاننے والے ہوں تو یہی تمہارا وقف ہے۔ اکثر 90 فیصد واقفات نو لڑکیوں کا یہی کام ہے کہ اپنے گھروں کی تربیت کریں۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت اپنے گھر کی نگران ہوتی ہے اور یہ ایک عام مسلمان عورت کے لئے ہے لیکن جو واقفات نَو ہیں ان پر تو گھر کی نگرانی کی زیادہ ذمہ داری ہے۔

(کلاس سڈنی، آسٹریلیا 7 اکتوبر 2013ء "مریم" رسالہ جنوری۔ مارچ 2014ء)

اگر پڑھائی کر رہی ہو اور شادی جلد ہوجاتی ہے تو شادی سے قبل پڑھائی کے لئے شرط رکھو کہ شادی کے بعد پڑھائی جاری رکھنی ہے اور تعلیم مکمل کرنی ہے۔ باقاعدہ خاوند سے طے کرو اور تحریر کرو۔ دوسرے اگر پڑھائی کے ساتھ ساتھ گھر کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں تو مختلف وقتوں میں کورس آفر ہوتے ہیں۔ لوگ اپنی سہولت کے مطابق کورس لے لیتے ہیں۔ اس طرح خاوند اور بچوں کے حق بھی ادا کر سکتی ہو۔"

(کلاس واقفاتِ نو۔ ہیمبرگ، جرمنی اکتوبر 2011ء
"مریم" اپریل تا جون 2012ء)

*** اگر ہماری شادی ایسے لڑکے سے ہو جاتی ہے جو وقف نہیں ہے تو ہم کس طرح اپنا وقف قائم رکھ سکتی ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"جس ماحول میں ہو وہاں خدمت کر سکتی ہو۔ لجنہ کے ذریعے سے خدمت کی جا سکتی ہے۔ پھر وقف کر دیں۔ جس طرح بعض لڑکیاں وقف ہیں اُن کے خاوند بھی اُن کے ساتھ چلے گئے اور دونوں کام کر رہے ہیں۔ اگر جماعت 24 گھنٹے کیلئے کہے تو پوری طرح وقف کر کے Main stream جماعت کا وقف سسٹم ہے اُس میں آجاؤ پھر جماعت کوئی نہ کوئی حل نکال لے گی۔ اور اگر یہ نہیں ہے تو جس جگہ تم بیٹھے ہو، اُسی جگہ خدمت کرتے رہو۔ دعوت الی اللہ سے تو کسی نے نہیں روکا اور نہ ہی دعائیں کرنے سے۔ ہاتھ سے کام کرنے سے، لٹریچر کا ترجمہ کرنے سے تو کسی نے نہیں روکا ہے۔اور نہ لجنہ کے کام کرنے سے روکا ہے۔ عبادت کرنے سے نمازیں پڑھنے سے کسی نے نہیں روکا۔ یہ سب کام تو آپ کر سکتی ہیں۔"

(کلاس واقفاتِ نو کینیڈا 20 مئی 2013ء "مریم" اکتوبر تا دسمبر 2013ء)

* تربیت اولاد کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اپنا نمونہ ایسا بنائیں کہ بچے اسے دیکھ کر عمل کریں اور نمونہ پکڑیں۔ نمازوں میں پابندی آپ میں ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت آپ با قاعدہ کرنے والے ہوں، ماں اور باپ دونوں تلاوت کرنے والے ہوں، صرف نیکی کرنے کی تلقین نہ ہو بلکہ خود نیکیوں کی طرف ماں اور باپ کی بھی توجہ ہو۔ سچ بولنے کی طرف رجحان ماں باپ کا ہو۔ غلط بات کو برداشت نہ کریں۔ بچے کو یہ پتہ ہو کہ میرے ماں باپ خود بھی سچ بو لتے ہیں اور سچ کو پسند کرتے ہیں تو آپ کا اپنا عمل ہے جو بچوں کو نیک بنائے گا۔

(کلاس سڈنی، آسٹریلیا۔7، اکتوبر 2013ء "مریم" جنوری۔ مارچ 2014ء)

*****

اعلان برائے آرٹیکلز

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء، تجاویز اور تبصرے کمپوز کر کے مندرجہ ذیل میں سے ایک پر بھجوائیں۔ (ایڈیٹر)

Email: info@alfazlonline.org

0044 74 9378 5065

0044 79 5161 4020

نماز پڑھنے کا صحیح طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"صرف نمازیں جلدی جلدی نہ پڑھ لیں بلکہ سوچ سمجھ کے پڑھیں۔ ابھی سے یہ عادت ڈالیں کہ نماز میں آپ نے غور کرنا ہے کیونکہ دس سال کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں بڑی اچھی طرح پتہ لگ جاتا ہے ہر بچے کو کہ وہ کیا نماز میں پڑھ رہا ہے۔ آپ نے مثلاً سورۃ فاتحہ پڑھی ہے۔ یہ اکثر بچوں کو یاد ہے اور اکثر بچوں کو سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بھی یاد ہے، تو اس میں دیکھیں کتنی دعائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف سے وہ شروع ہوتی ہے۔ اس کا شکر ادا کریں۔ اس کی تعریف کریں۔ کتنے احسان اس نے کئے ہیں کہ آپ کو صحت دی، آپ کو ماں باپ دیے جو آپ کی نگہداشت کرتے ہیں۔ آپ کو ایسا ماحول دیا جہاں دینی تربیت ہو سکتی ہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں پیدا کیا جہاں آپ صحیح طور پہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں۔ اپنی زندگیوں کو پاک بنا سکتے ہیں۔ صاف بنا سکتے ہیں۔ تو اسی بات پر اگر آدمی شکر ادا کرنے لگے اللہ تعالیٰ کا، تو شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھیں بہت ساری چیزیں اسی دعا میں ہیں۔ اب اللہ نے بتایا کہ میں رحمان بھی ہوں رحیم بھی ہوں۔ بہت ساری باتیں آپ کے لئے اس نے پیدا کردیں۔ رب ہونے کی وجہ سے اور بہت ساری چیزیں آپ کو دیتا ہے۔ بغیر مانگے آپ کو دیتا ہے، تو جب بغیر مانگے دے دیتا ہے تو جب آپ اچھے کام کریں اور اس سے مانگیں تو اور زیادہ آپ پر فضل کرے گا۔ برائیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ گیارہ بارہ سال کی عمر یا چودہ پندرہ سال کی عمر کے بچے ایسی عمر کے بچے ہیں جن کو برائی اور نیکی کا بڑی اچھی طرح پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر برائیوں سے بچنے کی اس میں دعا سکھائی ہے نماز میں سورۃ فاتحہ میں آپ پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے آپ دعا مانگتے ہیں کہ اللہ میاں ہمیں برائیوں سے بچا اور صحیح رستے پر چلا اور برائیوں سے بچنے کے لئے اور صحیح رستے پر چلنے کے لئے ہم تجھ سے تیرا فضل مانگتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں، تیرے آگے جھکتے ہیں۔ پھر نیک لوگوں کے رستے پر چلا ہمیں اور وہ نیک لوگوں کا رستہ کیا ہے وہ راستہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھایا اور اسی رستے پر چل کے ہمیں کامیابیاں مل سکتی ہیں۔ تو اس لئے جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو غور سے پڑھیں سوچ سمجھ کرپڑھیں۔ یہ آپ کی بچپن کی عمر نہیں ہے۔ بہت سارے مضمون آپ کے ایسے ہیں جو آپ اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوں۔ Discussion ہورہی ہوتی ہے کسی Subject پہ یا کسی کھیل پہ جس میں دلچسپی ہے، Golf پہ یا Cricket پہ یا T.V کے کسی ڈرامے سے دلچسپی ہے تو ایسے بڑے بڑے تبصرے آپ کر رہے ہوتے ہیں کہ جس طرح پوری مہارت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا دماغ ہے۔ اور اگر دماغ اس طرف چلانا چاہیں، دین کی طرف تو ادھر بھی چل سکتا ہے۔ عبادتوں کی طرف لانا چاہیں تو ادھر بھی چل سکتا ہے۔ اس لئے تمام وہ بچے جو دس گیارہ سال کی عمر سے بڑے ہیں ان کو اب اپنے آپ کو بچہ نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اب وہ بڑے ہو چکے ہیں اس لیے نمازوں کی طرف مکمل غور کرکے نمازیں پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔"

(اطفال ریلی برطانیہ سے خطاب 10 اپریل 2005ء)

******

نماز با جماعت کا زیادہ ثواب رکھنے کی غرض وحدت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں۔ اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔"

الفضل کا عربی ایڈیشن

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ خطبہ جمعہ 9 مارچ 1945ء میں فرماتے ہیں:

"میری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ ان دنوں بیمار ہیں۔ کل میں ان سے ملنے گیا تو ان کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ میرے وہاں پہنچتے ہی انہوں نے کہا کہ جب سے نواب صاحب فوت ہوئے ہیں، میں نے ان کو خواب میں نہ دیکھا تھا۔ آج رات پہلی دفعہ میں نے انہیں خواب میں دیکھا ہے اور انہوں نے جو خواب سنایا، وہ بھی اسی واقعہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ نواب صاحب مرحوم اپنے خاندان کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب میں بیمار تھا تو بیماری کی حالت میں بھی ان کو تبلیغ کرتا رہا اور جب میری زبان بند ہوگئی تو میں اشاروں سے ان کو تبلیغ کرتا رہا۔ یہ بات کہتے کہتے آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کہا کہ بڑی خوشی کی خبر آئی ہے، بڑی خوشی کی خبر آئی ہے۔ مصر اور لیبیا وغیرہ عربی ممالک میں احمدیت خوب پھیل گئی ہے۔ یہاں تک کہ اب الفضل کا ایک عربی ایڈیشن بھی شائع ہونے لگا ہے اور عربی ممالک کے بادشاہ اور بڑے بڑے لوگوں کو اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک کہ وہ اسے پڑھ نہ لیں۔"

(الفضل 14 مارچ 1945ء)

مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن

آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ کی روشنی میں قبولیت دعا کے دو واقعات

جوتی کا تسمہ اور رسّی کا استعمال

کئی سال پہلے کی بات ہے۔ 9 مئی 1991ء کو مسجد فضل لندن میں ایک روح پرور تقریب منعقد ہوئی۔ دراصل یہ ان احمدی بھائیوں کا اجتماع تھا جنہوں نے گزشتہ چند سالوں میں فیضانِ احمدیت سے حصہ پایا تھا۔ نو احمدی خواتین بھی پردہ کی رعایت سے اجلاس میں شامل تھیں۔ احمدی بھائیوں کی زبانی ان کے حالات اور واقعات سن کر سامعین نے بہت لطف اٹھایا۔ احمدیت میں آنے والے ان نئے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی تعلیم وتربیت کی غرض سے پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ حاضرین (نئے اور پُرانے احمدی) بھی اپنی زندگیوں میں قبولیت دعا کے واقعات سنائیں جو سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق تو مذہب کی جان ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس تعلق کے بغیر شجرِایمان بے ثمر اور بے رونق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس کے خاص فضل سے ہمارے تربیتی فورم کا پروگرام بہت ایمان افروز ثابت ہوا۔ اس مختصر نوٹ کا مقصد اس تقریب کی تفصیلی روداد لکھنا نہیں بلکہ ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرنا ہے جس نے ایک اور مختصر لیکن بہت ایمان افروز واقعہ کی یاد تازہ کردی۔

پہلا واقعہ

قبولیت دعا کے واقعات سنانے والوں میں ہمارے ایک بزرگ مکرم کیپٹن محمد حسین چیمہ مرحوم بھی تھے۔ انہوں نے جو واقعات سنائے ان میں سے ایک واقعہ یہ تھا کہ ایک روز وہ پٹنی کے علاقہ میں اپنے گھر سے لندن مشن آنے کیلئے روانہ ہوئے تو چند قدم چلنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ ان کے ایک بوٹ میں تسمہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ بوٹ ڈھیلا محسوس ہورہا تھا اور چلنے میں بھی دقت ہورہی تھی۔ تسمہ کی ضرورت کا خیال آتے ہی ان کا ذہن فوراً اس حدیث کی طرف گیا جس میں ہمارے پیارے آقا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے:

لِیَسْئَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْئَالَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ

(سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات)

چاہئے کہ تم میں سے ہر کوئی اپنی سب ضروریات کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کیا کرے حتی کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے۔

مکرم چیمہ صاحب نے بیان کیا کہ اس حدیث کا خیال آتے ہی ذہن فوراً دعا کی طرف مائل ہوگیا اور وہ زیرلب دعا کرتے ہوئے لندن مشن کی طرف قدم بڑھانے لگے۔ ابھی چند قدم ہی چلے ہوں گے کہ دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک تسمہ گراپڑا ہے۔ اور وہ تھا بھی عین اسی رنگ اور طرز کا جس طرح کا دوسرا تسمہ ان کے بوٹ میں تھا۔ اس قدر جلد دعا کی قبولیت اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو لفظاً لفظاً پورا ہوتے دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوگیا۔ یہ واقعہ جملہ حاضرین کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔

دوسرا واقعہ

مکرم چیمہ صاحب نے یہ واقعہ سنا کر مجھے بھی ایک اور دلچسپ واقعہ یاد کروا دیا۔ ڈیڑھ یادو سال پہلے کی بات ہے۔ میں ایک جماعتی دورہ پر غالباً لیڈز جماعت کے اجلاس میں شمولیت کے بعد بریڈفورڈ جارہا تھا۔ ہمارے انگریز احمدی مبلغ مکرم طاہر سلبی (SELBY) اپنی کار میں تھے۔ اور میں مشن کی دوسری کار میں دیگر رفقاء کیساتھ تھا۔ موٹروے M62 پر تیزی سے سفر کر رہے تھے۔ بارش خوب تیز برس رہی تھی۔ سلبی صاحب نے اچانک اپنی کار سڑک کے کنارے کھڑی کرلی۔ میں نے بھی کار روک لی اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ پتہ لگا کہ ان کی کار کے انجن کے اوپر کا ڈھکن جس کو انگریزی میں بونٹ (Bonnet) کہتے ہیں کسی خرابی کی وجہ سے ڈھیلا ہوگیا ہے۔ اور بار بار ہوا کے زور سے کچھ اوپر ہو جاتاہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں کار چلانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔

سلبی صاحب خود ہی اس خرابی کو دور کرنے میں لگ گئے اور تھوڑی دیر میں یہ مژدہ سنایا کہ خرابی ٹھیک ہوگئی ہے۔ سب دوبارہ روانہ ہوگئے لیکن تھوڑی دیر بعد پھر رکنا پڑا۔ اب پتہ چلا کہ جو وقتی علاج انہوں نے کیا تھا وہ پائیدار ثابت نہیں ہوا اور خرابی اسی طرح قائم ہے۔ کہنے لگے کہ بونٹ کو اوپر اٹھنے سے روکنے کے لئے رسی سے باندھنے کی ضرورت ہے۔ ہم موٹروے کے کنارے پر کھڑے تھے، اندھیرے میں تیز برستی بارش میں، رسی کیسے تلاش کی جائے؟ عجیب مشکل آن پڑی تھی جس کا کوئی حل جلدی میں نظر نہیں آتا تھا۔ مکرم سلبی صاحب نے بھی اور میں نے بھی اپنی اپنی کاروں میں اِدھراُدھر رسی کی بہت تلاش کی لیکن کہیں نہ مل سکی۔

بارش تیز تر ہورہی تھی۔ رات کا اندھیرا مزید پریشانی کا موجب بن رہا تھا۔ ایک چھوٹی سی رسی کے نہ ملنے کی وجہ سے ہم سب عجیب بے بسی کے عالم میں کھڑے دعاؤں میں مصروف تھے کہ اچانک، اللہ کے فضل سے، میری توجہ رسول مقبول ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث کی طرف گئی۔ میں نے سب کو دعا کرنے کی تاکید کی اور خود بھی دعا کی۔ اس کے بعد میری نظر اچانک مکرم سیلبی صاحب کے بوٹوں پر پڑی تو وہاں تسمے دکھائی دیئے۔ فوراً خیال آیا کہ جوتی کے تسمہ سے بھی رسی کا کام لیا جا سکتا ہے۔ سلبی صاحب نے فوراً اپنے بوٹ کا تسمہ کھولا اور بڑی ہوشیاری سے اس سے رسی کا کام لیتے ہوئے بونٹ کو اس طرح مضبوطی سے باندھ دیا کہ تیز ہوا سے بھی اوپر نہ اٹھ سکے۔ پوری تسلی کرنے کے بعدچند منٹ میں ہم پھر سوئے منزل روانہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کچھ دیر میں ہم سب خیریت سے بیت الحمد پہنچ گئے۔

تیز بارش میں بھیگتے وقت تو لمبی وضاحت کا موقعہ نہ تھا۔ منزل پر پہنچ کر جب میں نے مکرم سیلبی صاحب کو تسمہ کے استعمال کے پس منظر میں راہ نمائی کر نیوالی حدیث سے آگاہ کیا تو وہ بھی اس سے خوب محظوظ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے شکر کے کئی دریچے ہم پر کھل گئے۔ شکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے خیریت سے منزل پر بر وقت پہنچا دیا۔ مزید شکر کیا کہ ہادی اعظم ﷺ کی ایک مبارک حدیث ہماری راہ نما ثابت ہوئی اور کس طرح رسول برحق ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی یہ ایک بات جو حقیقت میں ایک مثال کے طور پر تھی لفظاً لفظاً ہماری مشکل کا حل ثابت ہوئی۔ فالحمدللہ

جوتی کے ایک تسمہ نے ہماری اس وقت کی ضرورت کو جس طرح پورا کیا اس کی یاد آج بھی ایک پُر لطف نقش کے طور پر ذہن پر مرتسم ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب کی زندگیاں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے زندگی بخش ارشادات کے سایہ میں بسر ہوں اور قدم قدم پر ہمیں اس کے شکر کا حق ادا کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

عبدالهادی قریشی۔سیرالیون

جماعت احمدیہ سیرالیون کی سرگرمیاں

مسجد بیت السبوح فری ٹاؤن سیرالیون

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

ربیع الاول کے مہینہ میں خصوصی طور پر جلسہ جات سیرت النبیؐ کی طرف توجہ دی گئی تا کہ لوگوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ مزید پختہ ہو۔ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت سیرالیون کے سکولوں اور جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا اہتمام کیا گیا۔ان جلسہ جات میں مبلغین، سرکٹ مشنریز اور معلمین نے سیرت النبی ﷺ سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ان پروگراموں میں ایک بڑی تعداد غیر ازجماعت اماموں کی اور کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 185 سکولوں میں جلسہ جات کا انعقاد ہوا اور ان میں 46،635 طلباء، اساتذہ اور دیگر سٹاف ممبرز شامل ہوئے۔اسی طرح 362 جماعتوں میں جلسہ جات کا انعقاد ہوا اور ان میں 35,919 افراد شامل ہوئے۔الحمد للہ علی ذلک

معلمین اور سرکٹ مشنریز کا ریفریشر کورس

معلمین اورسرکٹ مشنریز

مورخہ 23اور24نومبر2019کو سیرالیون کے جملہ معلمین اور سرکٹ مشنریز کے لئے ملک کے چاروں صوبوں میں ریفریشر کورسز کا اہتمام کیا گیا۔

دوران ریفریشر کورس مختلف موضوعات پر لیکچرزر تقاریر ہوئیں۔ان کے بعد سوال وجواب کا موقع بھی فراہم کیا گیا۔

ریفریشر کورس کے دوسرے روز نماز تہجد باجماعت کا انتظام کیا گیا جس میں شاملین ریفریشر کورس کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت اختیار کی۔

مکرم محترم امیر صاحب نے خصوصی طور پر ان تمام ریفریشر کورسز میں شامل ہو کر معلمین اور سرکٹ مشنریز کو نصائح سے نوازا۔

کل 105 معلمین اور سرکٹ مشنریز ان ریفریشر کورسز میں شامل ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کو توفیق عطا فرمائے۔

جامعۃ المبشرین سیرالیون میں سیمینارز

- مورخہ 21 نومبر کو دن 11 بجے سیمینار جامعۃالمبشرین سیرالیون میں وقف زندگی کا اہتمام کیاگیا۔

سیمینار کی پہلی تقریر عزیزم ہارون کانو درجہ سوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات و واقعات پر انگریزی زبان میں پیش کی۔ دوسری تقریر محترم مبارک احمد گھمن ، پرنسپل جامعہ نے وقف زندگی کی اہمیت و برکات پر انگریزی زبان میں پیش کی اور ان کو ان کے عہد وقف زندگی کو احسن طور پر پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

- مورخہ 4 دسمبر کو دن 10 بجے جماعت احمدیہ کے مالی نظام کے بارہ میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

سیمینار کی پہلی تقریر عزیزم عبدالکریم طورے نےمالی قربانی کی اہمیت کے عنوان پر Krio زبان میں پیش کی ۔ دوسری تقریر جامعہ کے استاذ مولوی سلیمان کمارا صاحب نے انگریزی زبان میں تحریک جدید اور وقف جدید کے تعارف پر پیش کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

جامعۃالمبشرین سیرالیون

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ مجلس شوری اور علمی ریلی

محض اللہ تعالی کے فضل سے لجنہ اماء اللہ سیرالیون کو مورخہ 30 نومبر 2019کو بمقام مسجد بیت السبوح، فری ٹاؤن، سالانہ مجلس شوری اور علمی ریلی کا انعقاد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

مجلس شوریے نو بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد لجنہ کا عہد دہرایا گیا اور صدر لجنہ سیرالیون نے حاضرات سے افتتاحی خطاب کیا۔ اس کے بعد تجاویز پڑھ کر سنائی گئیں۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل اور ان کی میٹنگ کے بعد سب کمیٹیوں نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس پر تبصرے ہوئے۔ شوریٰ کے آخر میں آئندہ صدر لجنہ کا الیکشن ہوا۔

مجلس شوری کے اجلاس کے بعد لجنہ و ناصرات کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔اپنے اپنے ریجن سے پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات نے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

شام 7 بجے اختتامی تقریب ہوئی جس میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے ساتھ اس ریلی کا اختتام ہوا ۔

عطاء النور

قرآن کریم کی روشنی میں علم فلکیات

1609ء میں دوربین (Telescope) کی اہم ایجاد ہوئی۔ اس ایجاد کا آج کی ترقی یافتہ دنیا میں فلکیات کے مطالعہ میں ایک اہم کردار ہے۔ اگرچہ اب جدید ڈیجیٹل دور بینیں بن چکی ہیں جو اپنی پہلی صورت سے کئی گنا بہتر اور تیز ہیں۔ انہیں زمین پر بھی بڑی بڑی Observatories میں نصب کیا جاتا ہے اور خلاء میں بھی نصب کیا گیا ہے۔ Hubble Telescope زمین کی فضا سے باہر نصب ایک ایسی ہی دوربین کا نام ہے جس نے حیرت انگیز کائنات کا مطالعہ کرنے اور اس کے ان گنت راز فاش کرنے میں علم فلکیات کے حوالے سے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ سورۃ الکہف کی آیت 110 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’وہ لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے یہ ایجادات کی ہیں اور اتنے علوم دریافت کئے ہیں اور کائنات کا راز دریافت کرنے کے قریب ہیں۔ فرماتا ہے اے محمد ﷺ تو ان سے کہہ دے کہ تمہارا راز کائنات کودریافت کرنے کی کوشش کرنا ہمیشہ روز اول ہی رہے گا اور باوجود اس قدر کوششوں کے تم کولہو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں کھڑے رہو گے اور وہ قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں پیدا کی ہیں۔ ان میں سے اس قدر بھی دریافت نہ کرسکو گے جس قدر سمندر کے مقابل پر ایک قطرہ کی حیثیت ہوتی ہے۔

قرآن اور علم فلکیات

قرآن کریم کی متعدد آیات نے علم فلکیات کا احاطہ کیا ہوا ہے اور پھر ان آیات میں خداتعالیٰ نے اپنی مخلوق کو علم فلکیات پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق میں بہت سے دلائل اور براہین ہیں تاکہ وہ ان کے ذریعہ خدائے واحد جیسی لطیف ہستی کو پاسکیں۔ نمونۃً چند آیات پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ آل عمران آیات 192,191 میں فرماتا ہے:

ترجمہ:آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقینا کئی نشان (موجود) ہیں۔ (وہ عقلمند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے (رہتے) ہیں اور آسانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غوروفکر سے کام لیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ پھر سورۃ ق آیت 7 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور اسے زینت دی ہے اور اس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ پر جب سورۃ آل عمران کی آیات اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ نازل ہوئیں تو آپؐ ان آیات کو پڑھتے ہوئے رات کے آخری حصہ میں آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے۔

فلکیات کے حوالے سے قرآن مجید میں زمین و آسمان کی پیدائش کو اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے بیان کیا گیا ہے (الروم:23) زمین اور سورج کے حرکت میں یا ساکن ہونے کے متعلق بھی قرآن مجید میں ذکر موجود ہے۔ سورۃ نمل آیت:89 میں پہاڑوں کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ جن پہاڑوں کو تم ساکن خیال کرتے ہو وہ بھی درحقیقت بادلوں کی طرح حرکت کررہے ہیں۔ اسی طرح سورۃ ملک آیت 17 میں بیان کیا گیا ہے کہ زمین چکر لگا رہی ہے۔

قرآن مجید میں یہ بھی واضح ذکر ہے کہ سورج بھی مسلسل سفر کررہا ہے۔ چنانچہ سورۃ لقمان آیت 30، سورۃ فاطر آیت 14 اور سورۃ یٰس آیت 39 میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سورج اپنی جگہ پر رکا نہیں ہوا بلکہ مسلسل چل رہا ہے بعد کی تحقیق نے بھی یہ ثابت کیا کہ سورج اپنے سیاروں کو ساتھ لئے ہوئے اس کہکشاں (Galaxy) کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ سورج کی یہ ایک گردش 22 کروڑ 25 لاکھ سال میں مکمل ہوتی ہے۔

(The Guiness Book of Astronomy by Patrick Moove. P-5)

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ جو Galaxy جتنی دور ہے اتنی ہی زیادہ تیز رفتاری سے دور ہورہی ہے۔ کائنات کا یہ پھیلاؤ ظاہر کرتا ہے کہ شروع میں یہ سب کچھ کسی ایک مقام پر اکٹھا تھا اور وہاں سے اب چاروں طرف پھیل رہا ہے۔ یہ بھی Big Bang کا ایک ثبوت ہے۔

اس موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب میں بھی روشنی ڈالی ہے۔ حضور اپنی کتاب کے صفحہ 261 پر قرآن کریم اور کائنات کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں:۔

’’یاد رہے کہ ایسی کائنات کا تصور جو مسلسل پھیلتی چلی جارہی ہے صرف قرآن کریم میں ہی مذکور ہے۔ کسی اور آسمانی صحیفہ میں اس کا دور کا اشارہ بھی نہیں ملتا۔ سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے انہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز یہ دریافت تخلیق کائنات کی مرحلہ وار اور اس طرح وضاحت کرتی ہے جو بگ بینگ (Big Bang) کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ قرآن کریم اس سے بھی آگے بڑھ کر کائنات کے آغاز، انجام اور پھر ایک اور آغاز کے مکمل دور کو بیان کرتا ہے۔ قرآن کریم کائنات کی پیدائش سے پہلے کا جو نقشہ پیش کرتا ہے، بگ بینگ کا نظریہ ہوبہو اس کے مطابق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے کہ کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے۔ پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کردیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟ (الانبیاء :31) یہاں معنی خیز بات یہ ہے کہ اس آیت میں بالخصوص غیرمسلموں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ شاید اس میں حکمت یہ ہے کہ مذکورہ بالا راز سے پردہ غیرمسلموں نے اٹھانا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح یہ امر قرآن کریم کی صداقت کا ایک زندہ نشان بن کر ان کے سامنے آجائے۔

قرآن کریم اور نظام شمسی

نظام شمسی کے حوالے سے قرآن کریم فرماتا ہے۔

ہم نے تمہارے اوپر سات بہت مضبوط آسمان بنائے ہیں اور ہم نے ایک تیز چمکتا ہوا چراغ بنایا ہے۔(النبا:14,13)

حضرت ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ وتفسیر میں سَبۡعاً شِدَاداً کے بارے میں یہ نوٹ دیا گیا ہے۔ یعنی سَبۡعاً شِدَاداً سے مراد نظام شمسی کے سات بڑے Planets ہیں یا انسان کے سات روحانی مدارج ہیں جن کا سورۃ المومنون میں ذکر کیا گیا ہے۔ گو ہماری زمین بھی نظام شمسی کے بڑے Planets میں سے ایک ہے لیکن قرآن مجید نے فَوۡقَکُمۡ تمہارے اوپر فرما کر زمین کو سَبۡعاً شِدَاداً میں شامل نہیں کیا۔ زمین کا ذکر اس سے قبل ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟(النبا: 7)

نظام شمسی کامرکز سورج ہے۔ اس کا ذکر سِرَاجاً وَّهَّاجًا یعنی تیز چمکتا ہوا چراغ کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ سورج کی روشنی سے ہی سارے نظام شمسی کے ستارے منور ہیں۔ الغرض سورۃ النبا میں نہایت حسین انداز میں نظام شمسی کا ذکر ہے۔

ہم آسمان پر نظر ڈالیں تو بہت سے ستارے نظر آتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے ان میں سے پانچ نمایاں ستاروں سے لوگ واقف تھے۔ یہ Planets یہ تھے۔ عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل۔ یہ پانچوں بغیر دوربین کے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اگرسورج اور چاند کو بھی شامل کرلیا جائے جو آسمان پر سب سے زیادہ نمایاں ہیں تو 7 اجرام بن جاتے ہیں۔ بعدازاں بیسویں صدی میں ان پانچ سیاروں کے علاوہ دو اور سیارے Uranus اور Neptune دریافت ہوئے اور یوں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ان کی تعداد 7 ہوگئی۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

واضح رہے کہ اس سورۃ (فاتحہ) کی آیات سات ہیں اور مشہور ستارے بھی سات ہیں۔ان آیات میں سے ہر آیت ایک ستارے کے مقابل پر ہے تاکہ وہ سب کی سب شیطان کے رجم کا موجب ہوں۔

حضرت مسیح موعود نے سات مشہور ستاروں کا جو ذکر فرمایا ہے۔ غالباً وہ مذکورہ سات بڑے Planets ہیں۔ Mercury، Venus، Mars، Jupiter، Saturn، Uranus، Neptune ان سات ستاروں کے علاوہ بیشمار چھوٹے اجرام بھی سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔

قرآن کریم میں کہکشاؤں کے اسرار

ایک ماہر فلکیات نے انکشاف کیا ہے کہ ہماری کہکشاں Milkyway پنکھے کے پروں کی طرح اپنے محور کے گردگھوم رہی ہے۔ اٹامک دوربین کے ذریعے اس کے اندر ابھی تک 200 بلین سورج دیکھے جاچکے ہیں۔ اس سے بڑی کہکشاؤں میں ٹریلین یعنی کھربوں ستارے ہیں۔ ہر ستارے کے گرد اس کے سیارے اور چاند گھوم رہے ہیں۔ اس لئے ہماری کہکشاں کا شمار درمیانے درجہ کی کہکشاؤں میں آتا ہے۔ ملکی وے (Milky-Way) کا دہکتا ہوا محور (Core) ہماری زمین سے صرف 25 ہزار نوری سالوں کے فاصلہ پر ہے۔ بعض کہکشاؤں کے محور اپنے ستاروں سے 6 تا 10 کھرب نوری سالوں کے فاصلوں پر ہوتے ہیں۔ ماہر فلکیات David Freedman میگزین Discover نومبر 1998ء میں

لکھتا ہے۔ 1959ء میں اپنی کہکشاں ملکی وے کے وسط سے ریڈیو آواز سنی گئی۔ اس سے پتہ چلا کہ یہ بلیک ہول Sagittar کی سمت سے آرہی ہے۔ کھربوں برس قبل ایک بہت بڑا ستارہ پھٹا جو Super Nova بننے کے بعد بلیک ہول SGR-A بن گیا۔ تجربات سے پتہ چلا کہ کہکشاں کے گیس بادل اور ستارے جو قریب ہیں۔ صرف گھوم ہی نہیں رہے بلکہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے محو پرواز ہیں۔ ماہر فلکیات Morris لکھتا ہے کہ کہکشاں کی طرح ہر گلیکسی میں بلیک ہول ہوتا ہے۔ ہبل Space دور بین سے دیکھا گیا ہے کہ جو ستارے کہکشاں کے محور کے قریب ہوتے ہیں وہ زیادہ تیزی سے گھومتے ہیں اور بہت قریب ستارے تو 900 میل فی سیکنڈ کے حساب سے گھومتے ہیں۔ کہکشاں کے محور کے قریب بعض ستارے یا سورج ہمارے سورج کی نسبت 10 ملین گنا زیادہ روشنی پہنچا رہے ہیں۔ گلیکسی کے Core کے گرد ہائیڈروجن گیس دیکھی گئی ہے۔ Black Hole کے قریب درجہ حرارت 10 بلین سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس لئے کہ بلیک ہول کے اندر لاکھوں تباہ شدہ سورجوں کا ملبہ پڑا ہے۔

ایک ماہر فلکیات نے کہکشاں ملکی وے کے قریب ستاروں کا ایک جھرمٹ دیکھا جس میں 2.5 ملین کی تعداد میں سورج ہیں۔ کہکشاں کے Black Hole میں اتنی طاقت ہے کہ وہ قریب سے گزرتے ہوئے سورج کو آدھا نگل لے اور آدھے کو جانے دے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

”اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا اور بلاشبہ ہم ہی وسعت پیدا کرنے والے ہیں۔“

(الذاریات: 27)

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ آفتاب ہے کہ وہ اپنے ٹھکانہ کی طرف چلتا رہتا ہے اور یہ اندازہ باندھا ہوا ہے اس خدا نے جو زبردست (یعنی قادر ہے اور) علم والا ہے اور ایک نشانی چاند ہے کہ اس کی چال کے لئے منزلیں مقرر کیں سورج اور چاند دونوں ایک ایک دائرے میں حساب سے اس طرح چل رہے ہیں جیسے تیر رہے ہیں۔

(یٰس:39تا41)

حضرت مصلح موعودؓ نے تیرنے سے مراد مدار میں چکر لگانے کے لئے ہیں۔

نومبر 2003ء Discovery میگزین میں سائنسدان اور ماہر فلکیات Robert Kunzig کا سورج کی زندگی پر مضمون شائع ہوا جس میں لکھا ہے کہ یہ کائنات 13.7 بلین سال قبل بننا شروع ہوئی۔ ہمارا سورج 4.6 بلین سال قبل پیدا ہوا جب ہائیڈروجن ایٹم Helium گیس میں تبدیل ہونا شروع ہوئے۔ آج سے تقریباً 5 بلین سالوں بعد سورج کا ایندھن ختم ہو جائے گا۔ اس طرح سورج کی موت قریب ہوگی۔ پھر وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ہماری کہکشاں جس میں قریباً 200 بلین سورج ہیں۔ ہر ماہ ایک سورج مرتا ہے۔ یعنی اس سورج کے ساتھ اس کے سیارے بھی خاکستر ہو جاتے ہیں۔ ہوتا ایسے ہے کہ سورج اپنی موت کے وقت نہایت خوبصورت رنگ کی گیس خارج کرتا ہے جسے Plenetary Nebula کہتے ہیں۔

سائنسدانوں کے خیال میں ہماری زمین پر قیامت 5 بلین سالوں بعد آئے گی ابھی بہت وقت ہے۔ اس طویل دور میں انسان کئی ارتقائی منازل طے کر جائے گا۔ اب تو سائنسدان بھی اس حقیقت کو مان گئے ہیں کہ قیامت آئے گی۔ مغرب کے نامور سکالر اور مؤرخ Will & Durant لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن زمین پر صرف انسان کو احساس ہوگا کہ کیا ہو رہا ہے۔

****

“The New Science of Healing”
پانی کے ذریعہ مفید اور بے ضرر طریقہ علاج

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مورخہ 11فروری 1923ء کو لجنہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”ایک قسم کا علاج بالماء ہے اس کو انگریزی میں ہائیڈروپیتھی کہتے ہیں اس میں تمام امراض کا علاج پانی کے ذریعہ کرتے ہیں۔ کبھی پلا کر کبھی غسل کے ذریعہ۔ پھر غسل کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی چھینٹے دیتے ہیں کبھی گرم یا ٹھنڈے پانی میں تولئے بھگو کر رکھتے ہیں اور بدن کو صاف کرتے ہیں کبھی پورا غسل دیتے ہیں غرض تمام امراض کا علاج پانی سے کرتے ہیں۔“

(الازھار لذوات الخمار ص 97 باردوم)

ہائیڈروپیتھی کے متعلق جرمنی کے لوئی کوہنی نے The New Science of Healing (دی نیو سائنس آف ہیلنگ) کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ ہندوستان میں اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا گیا۔ پھر 1974ء میں زمانہ حاضر کی تیز رفتاری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا مختصر مگر جامع خلاصہ تیار کیا گیا۔ یہ خلاصہ محمود احمد خان صاحب پی سی ایس ریٹائرڈ نے لاہور سے شائع کروایا۔ درج معلومات اسی خلاصے سے حاصل شدہ ہیں۔

اس طریق علاج میں مصنف نے غسل کے چند طریقے بیان کئے ہیں اور انہی سے مریض کا علاج کیا جاتا ہے ۔ مریض کے جسم میں موجود مادۂ فاسد بیماری کا اصل سبب ہے۔ جسم سے مادۂ فاسد کو نکالنے اور قوت دفاع کو بڑھانے کے لئے غسل وغیرہ کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ یہ مادۂ فاسد ان اجزا سے بنتا ہے جن کی جسم کو ضرورت نہیں ہوتی اور بوجہ ناقص نظام ہضم کے جسم کے اندر ہی رہ جاتا ہے۔ مادۂ فاسد زیادہ تر جگر ، گردے، انتڑیوں، جلد اور پھیپھڑوں کے قرب وجوار میں جمع ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔ جب تک مذکورہ اعضاء مادۂ فاسد کا کچھ حصہ خارج کرتے رہتے ہیں جسمانی حالت قابل برداشت رہتی ہے جب ان کے افعال میں سستی پیدا ہوتی ہے تو زیادہ خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ اس سے ایک اہم نتیجہ نکالا گیا ہے کہ ہر مرض کا سبب صرف ایک ہے یعنی مادۂ فاسد کی موجودگی۔ اگر یہ مادہ خارج ہوجائے تو جسم تندرست ہو جاتا ہے۔ ہائیڈروپیتھی طریق علاج میں چند غسل کے طریقے تجویز کئے گئے ہیں جن کے ذریعے آسانی سے مادۂ فاسد جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔

غسل کی چار اقسام

غسل چار قسم کے ہیں جو ہر مریض کی طبیعت اور بیماری کی نوعیت کو مد نظر رکھ کر تجویز کئے جاتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1. فرکشن سٹز باتھ(Friction Sits Bath)
2. فرکشن ہپ باتھ (Friction Hip Bath)
3. سن باتھ (Sun Bath)
4. سٹیم باتھ (Steam Bath)

ہائیڈروپیتھی کی چند خصوصیات

1. مریض اپنا علاج خود کرتا ہے کسی معالج کی ضرورت نہیں اگرچہ بعض خاص صورتوں میں کسی ایسے شخص کے مشورے یا ہدایت کی ضرورت ہو گی جو خود پہلے اس علاج سے واقف ہو۔
2. مریض کے جسم کو عمل جراحی کا نشانہ نہیں بننا پڑتا ۔
3. اس علاج کا اطباء اور ڈاکٹروں کی بھاری فیس، قیمتی ادویات کے خرچ اور گراں قدر اغذیہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اول سے آخر تک علاج مفت ہے۔
4. مستورات علاج کے لئے کسی قسم کے ناگوار مقامی امتحان کی زحمت سے محفوظ رہتی ہیں۔
5. معصوم بچے جو اپنی تکلیف بیان نہیں کرسکتے یہ علاج ان کے لئے بھی ایک نعمت عظیم ہے۔
6. یہ علاج ایسا آسان ہے کہ معمولی تعلیم یافتہ مرد و خواتین کتاب پڑھ کر اور ناخواندہ حضرات دوسروں سے سن کر گھر بیٹھے اپنے بچوں اور کنبہ کی صحت اور تندرستی قائم رکھ سکتے ہیں۔
7. جدید ادویات کے برعکس اس علاج سے مریض ہرقسم کے مضر اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔
8. اس علاج سے نہ صرف وہ بیماری رفع ہوجاتی ہے جس کا علاج کیا گیا ہو بلکہ دیگر تمام جسمانی عوارض بھی دور ہو جاتے ہیں اور حقیقی تندرستی نصیب ہوتی ہے۔

اس طریق علاج میں خوراک پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے۔

ہم کیا کھائیں؟

- مریض کی قوت ہاضمہ کے لحاظ سے اس کو وہ غذا کھانی چاہئے جو اس کا معدہ ہضم کر سکے۔
- غذا نباتاتی ہو یعنی پھل اور دودھ وغیرہ۔
- غذا جس قدر سریع الھضم ہوگی اسی قدرفائدہ مند ہوگی۔
- غذا سادہ طریقہ سے پکائی جائے صرف نمک اور پانی میں۔مسالہ جات نہ ہی استعمال کریں تو بہتر ہے۔
- آئل کم مقدار میں خوراک میں ڈالا جائے۔
- روٹی کے لئے آٹا باریک نہ ہو۔ قدرے موٹا ہو اور چھان سمیت استعمال کریں۔ باریک آٹا قبض اور بیماری کا باعث بنتا ہے۔ معدہ کی صفائی وغیرہ کے لئے موٹا آٹا مع چھان تیر بہدف ہے اور روٹی عمدہ سینکی ہوئی ہو۔
- ہمیشہ بھوک رکھ کر کھائیں ۔ بار بار کھانے سے پرہیز کریں۔ جب تک پہلا کھانا ہضم نہ ہو اور اچھی طرح بھوک نہ لگے مزید کھانا نہ کھائیں۔
- چائے، قہوہ اور بازاری مشروب وغیرہ قوت بخش اور مناسب غذائیں نہیں۔ چائے کی کثرت نقصان کا باعث ہے۔ مریض کو خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ مریض اس قسم کی غذاؤں سے بچے گا تو جلد صحت یاب ہوگا۔

اس طریقہ علاج سے جن بیماریوں سے مریضوں نے شفا پائی کتاب میں ان کی تفصیل یہ ہے۔

ہر قسم کے پیچیدہ امراض۔ اعضائے رئیسہ کی بیماریاں، امراض قلب، امراض دماغ اور امراض جگر وغیرہ کا خاص ذکر کیا گیا ہے اور ہائیڈروپیتھی سے ان کا مؤثر علاج بھی کیا گیا۔

تدبیر اور دعا لازم وملزوم ہیں۔ مومن کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ دعا کو شرف قبولیت بخشے تو ہر قسم کی تدبیر اور علاج مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ بیماروں کو اپنے واسطے اور دوسروں کے لئے خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ کا فضل شامل حال ہو اور مریض کے لئے شفا مقدر ہو تو تدبیر کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ ہائیڈرو پیتھی کی ایک خاص خوبی یہ بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ اس سے اخلاقی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور جسم وذہن روحانیت کی طرف مائل رہتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب مریضوں کو شفا دے اور پریشانیوں سے نجات دے اور بہترین اور مؤثر طریقہ علاج اپنانے کی توفیق دے۔(آمین)

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
ANDROID APP ON Google Play
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline Face book:alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین،آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

ماخوذ

بین الاقوامی تعلقات میں ملازمت کے مواقع

گزشتہ چند برسوں کے دوران بین الاقوامی تعلقات کے مضمون میں طلباءو طالبات کی خصوصی دلچسپی دیکھنے میں آئی۔ اس کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہیں، مثال کے طور پر وفاقی اور صوبائی سول سروس کے امتحانات میں اس مضمون میں غیرمعمولی کارکردگی دکھانے والے طلباء کی فارن آفس ایڈوائزری کونسلز میں خدمات یا بین الاقوامی امور پر تجزیہ نگاری یا پھر پبلک ریلیشن اسپیشلسٹ کے طور پر اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا سے منسوب کیریئر شامل ہیں۔

درحقیقت کسی فرد کی طرح ایک ریاست بھی تنہا زندگی نہیں گزارسکتی اور جس طرح ایک ریاست کی تعمیر وترقی اور معاشی خوشحالی کے لئے دیگر ممالک سے مثبت تعلقات ضروری ہیں بالکل اسی طرح ریاست کے سپوتوں کے لئے سیاسیات اور بین الاقوامی تعلقات جیسے مضامین کا علم بھی بے حد ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوران تعلیم ہر مرحلے پر ریاست اور بین الاقوامی تعلقات سے منسلک مضامین کسی نہ کسی صورت تدریس کا حصہ بنائے جاتے ہیں۔ اگر آپ بھی مستقبل میں بین الاقوامی تعلقات میں کچھ کر گزرنے کا خواب رکھتے ہیں تو شاید آج کا مضمون آپ کے کچھ کام آجائے۔

بین الاقوامی تعلقات کی تعریف

ڈاکٹر اعظم چوہدری اپنی کتاب ’’بین الاقوامی تعلقات نظریہ اور عمل میں بین الاقوامی تعلقات کی تعریف کچھ یوں کرتے ہیں،‘‘ ایسے تعلقات جو دو یا دو سے زائد مملکتوں کے مابین پائے جائیں بین الاقوامی تعلقات کہلاتے ہیں۔مختلف ریاستوں کے مابین پائے جانے والے تعلقات تجارتی، تعلیمی صنعتی اقتصادی علمی و تمدنی،فنی اوردیگر معلومات کے تحت مختلف ہو سکتے ہیں۔

اس تعریف کی رو سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بین الاقوامی تعلقات ایک وسیع ترین موضوع ہے،یہ ان تمام شعبوں کا احاطہ کئے ہوئے ہےجو دنیا کے بارے میں فہم پھلاتے ہیں۔بین الاقوامی تعلقات نہ صرف اقوام کے مابین سیاسی امور سے متعلق ہیں بلکہ یہ مختلف اقتصادی اور معاشرتی معاملات سے آگاہی کا نام بھی ہے۔

ماسٹر ڈگری کی اہمیت

بین الاقوامی معاملات کا علم گریجویٹ ڈگری کی اولین شرائط میں سے ایک ہے۔ جدید دور میں کسی بھی ادارے کی جانب سے نئے ملازمین کی بھرتی کے وقت نہ صرف مختلف ثقافتوں بلکہ مختلف مملک کے نظم وضبط سے آگاہی و تجربہ بھی درکار ہوتا ہے۔ چونکہ بین الاقوامی تعلقات تاریخ،ماحولیاتی مطالعہ اور بہت سی دیگر تخصیصی صورتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں،اسی لئے مختلف گریجویٹ پروگراموں کے درمیان بین الاقوامی تعلقات میں ماسٹر ڈگری کا حصول بھی مقبول مضامین میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔متعدد تعلیمی مضامین سے منسلک ہونے کی بدولت،بین الاقوامی تعلقات میں ماسٹر کی ڈگری کا حصول طلبہ کے لئے بین الاقوامی کیریئر کی وسیع راہیں ہموار کر دیتا ہے۔اس میں ماسٹر کے دوران طلباء نہ صرف مختلف ثقافتوں،زبانوں اور اقتصادی و معاشرتی صورتحال کا موازنہ کرتے ہیں بلکہ ان کی رائٹنگ اسکلز،کوانٹی ٹیٹو اور کوالٹی ٹیٹو تجزیہ اور منصوبہ بندی بھی بہتر ہو جاتی ہے۔یہ سب مستقبل میں ان کے لئے کیریئر کے بے شمار دورازے کھولنے کا سبب بنتا ہے۔

انٹرن شپ کی تلاش

اس مضمون میں ماسٹر ڈگری کے حصول کے بعد اگلا مرحلہ جاب کی تلاش ہے ۔ اگر آپ بھی اس مضمون میں ماسٹرز کرنے کے بعد کیریئر کا آغاز کرنے کے منتظر ہیں تو انٹرن شپ یا وولنٹیر ورکنگ ایک بہترین انتخاب ہو سکتا ہے۔بین الاقوامی تعلقات کے طالبعلموں کے لئے ہر سال مختلف اداروں مثلاً اقوام متحدہ، انٹرنیشنل این جی اوز اور ملٹی نیشنل کارپوریشن کی جانب سے 3 سے 6 ماہ کی مدت پر مشتمل انٹرن شپ پروگرام کا اعلان کیا جاتا ہے۔اس دوران طلباء بآسانی اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتیں بڑھا سکتے ہیں۔

انٹرن شپ کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھنے والے طالب علم کے لئے متعدد فوائد کا باعث بنتی ہے ۔ انٹر شپ کے دوران طلباء کو کیریئر کے حوالے سے خاص بصیرت و رہنمائی حاصل ہوتی ہے ، جو بعض اوقات آپ نے کتابوں سے بھی نہیں جانا ہوتا اور جو پڑھا ہوتا ہے اس کا پیشہ ورانہ زندگی میں استعمال سیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام مہارتوں کو سیکھنے کے لئے تجربات کرنے پڑتے ہیں۔ دوسری جانب انٹرن شپ ایک ایسا پلیٹ فارم بھی فراہم کرتی ہے جہاں طلباء کے لئے اس شعبے سے وابستہ سینئر لوگوں سے میل جول بڑھانا اور پروفیشنل حلقوں میں تعلقات استوار کرنا بے حد آسان ہو جاتا ہے ۔ بعد ازاں یہ چیز جاب کے حصول میں آپ کے لئے بے حد سُود مند ثابت ہوتی ہے۔

بین الاقوامی تجربہ اور نئی زبانیں

تکنیکی مہارتوں کے علاوہ بین الاقوامی تعلقات کے طالبعلم سے کوئی بھی ادارہ بین الاقوامی ادارے میں کام کا تجربہ، مختلف ثقافتوں سے آگاہی اور مختلف زبانوں میں مہارت کی ڈیمانڈ رکھ سکتا ہے۔ اس حوالے سے آپ کے لئے اقوام متحدہ میں انٹرن شپ یا پھر انٹرنیشنل انٹر ن شپ پروگرام سودمند ثابت ہوں گے۔ لہذا ڈگری کے حصول تک خود کو فریز کرنے کے بجائے مختلف زبانوں میں مہارت اور کسی غیرملکی فرم یا آرگنائزیشن کے ساتھ چند ماہ کام کا تجربہ بھی لازمی حاصل کیجئے۔

شعبہ بین الاقوامی تعلقات میں کیریئر سے متعلق بات کی جائے تو طلباء کے لئے تین سیکٹر ایسے ہیں جہاں کیریئر کے مواقع موجود ہیں 1۔پبلک سیکٹر 2۔ پرائیویٹ سیکٹر 3۔ غیر منافع بخش ادارے ، این جی اوز، حکومتوں، بین الاقوامی اداروں، ملٹی نیشنل کمپنیوں، کنسلٹنگ فرمز، یو این جی اوز اور تھنک ٹینک میں کام کرنے والے ملازمین کی بڑی تعداد اسی شعبہ سے منسلک ہوتی ہے۔

ان ملازمتوں میں ڈپلومیسی، لابنگ ،سیاسی تجزیہ کار، بین الاقوامی قانون اور انٹیلی جنس کے ماہر، بین الاقوامی امور کے ماہر، بین الاقوامی امور کے تجزیہ کار شامل ہیں۔

*****

الفضل میں چھپنے والے اقتباسات کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کی باخدا شخصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

الفضل میں میں جو مطالعہ آجکل کررہا ہوں اس پہلو سے مجھے سب سے زیادہ حسین چیز یہی دکھائی دیتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ایسے اقتباسات کو چن کر پہلے صفحے پر شائع کیا جاتا ہے جس سے حضرت مسیح موعود کی باخدا بنانے والی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان اقتباسات کو جو تو ہر جگہ کتابوں میں موجود ہیں لیکن جس عمدگی کے ساتھ انتخاب کیا گیا ہے اس سے تمام دنیا کی جماعتوں کو استفادہ کرنا چاہئے اور جتنی زبانوں میں بھی جماعت احمدیہ کے رسائل یا اخبارات شائع ہورہے ہیں ان میں وہ اقتباسات شائع کرنے چاہئیں۔ کیونکہ وہ انتخاب جہاں تک میں نے غور کیا ہے بہت پُرحکمت انتخاب ہے اور بہت سے ایسے اقتباسات بھی چنے گئے ہیں جو آجکل کے مسائل پر خصوصیت سے روشنی ڈالنے والے ہیں۔ پہلے اگر اس معاملے میں کچھ غفلت ہوئی ہے تو آئندہ سے نہ صرف تازہ اقتباسات کو اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کرکے اپنے اخبارات میں شائع کرنا چاہئے بلکہ پرانے اقتباسات میں سے بھی اس حد تک انتخاب کریں جس حد تک آپ اب اپنے رسائل میں ان کو سموسکتے ہیں اور اس پہلو سے تمام دنیا کی مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود کی یہ شخصیت نمایاں کرکے پیش کرنی چاہئے۔ تمام دنیا کے احمدیوں کی تربیت کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ انگریزوں کو حق ہے کہ انگریزی زبان میں بھی حضرت مسیح موعود کے ایسے اقتباسات کا ترجمہ ہو، افریقنوں کو حق ہے کہ ان کی زبانوں میں یہ ترجمے ہوں اور یوگوسلاویز کا حق ہے کہ ان کی زبانوں میں ترجمے ہوں غرضیکہ دنیا کی ہر زبان میں اس قسم کے اقتباسات کے ترجمے بہت ضروری ہیں

(خطبہ جمعہ 6اکتوبر 1986ءخطبات طاہر جلد 8 ص661)